Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | سوموار - ۱۹ صفر ۱۴۱۴ھ، ۹ ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۹ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۷

قرب پانے کا میدان خالی ہے

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا ردّ کر دی؛ حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے، کیونکہ اُس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اُس کے ردّ ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دُور اندیش نہیں، بلکہ ظاہر پرست ہے، اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو، تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سُنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سُنتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۷)

متقی کا ریاء کاری سے کوئی تعلق نہیں ہوتا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

"وہ لوگ جو خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے چہروں پر جو نُور اور رونق آتی ہے، وہ اللہ کے تقویٰ کی وجہ سے آتی ہے اور وہ کبھی اس نیت سے بن سج کر نہیں نکلتے کہ لوگوں کو دھوکا دیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے اچھے کپڑے پہنیں۔ ان لوگوں کا اوڑھنا بچھونا، پہننا، جو کچھ بھی ہے اس کا ریاء کاری سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ نہ ان کا اچھا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نہ ان کا بُرا حال ریاء کاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نہ ان کے امیر ریاء کار ہوتے ہیں۔ نہ ان کے غریب ریاء کار ہوتے ہیں۔ پس مذہبی دُنیا میں بھی وہ صاحب حیثیت ہوں تب بھی وہ ریاء کاری کی خاطر بھیس نہیں بدلتے کوئی لباس نہیں اوڑھتے، کوئی دکھاوے نہیں کرتے اور دھوکا دینے کی خاطر مصنوعی زینتیں نہیں اختیار کرتے۔ اسی طرح غریب بن کر لوگوں کو اس لئے نہیں دکھاتے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا درویش ہے اور دیکھو اس کا حال کیسا ہے۔ کپڑے گندے۔ بُرا حال یقیناً کوئی بہت ہی خدا رسیدہ انسان ہوگا۔ جب ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو قوموں کے مزاق بگڑ جاتے ہیں اور قوموں کو نیکی اور بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ ایسی قومیں آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ دو طرف دوڑ رہی ہوتی ہیں یا تو ایسے لیسے احبار کی طرف جن کا دکھاوا سب سے زیادہ ہو۔ جن کا پروپیگنڈہ سب سے زیادہ ہو۔ وہ دیکھنے میں بڑے بڑے جبّہ و دستار پہنے ہوئے اور بہت ہی پُر رعب اور پُر ہیبت دکھائی دینے والے لوگ ہوں اور یا پھر وہ فقیروں کی طرف بھاگتے ہیں اور جتنا گندہ کوئی انسان نظر آئے جتنے بُرے حال میں کوئی دکھائی دے اتنا ہی اُسے خدا رسیدہ سمجھتے ہیں حالانکہ خدا رسیدہ ہونے کا گندگی سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ خدا رسیدہ انسان کی تو ایک اور پہچان ہے لیکن اس لحاظ سے ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ غریب بھی ہو تو صاف ستھرا ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے ایسی بگڑی ہوئی قوموں کو دیکھا ہے کہ بعض بڑے بڑے امیر لوگ ایسے لوگوں سے متأثر ہوتے ہیں جو نہایت ہی گندے ہوں۔ غلیظ ہوں جو مہینوں نہاتے نہیں۔ بدحال۔ مُنہ سے جھاگیں نکلتیں اور اتنا ہی ان کو بڑا اور ولی اللہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اتنا ہی جھک کر ان کو سلام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بالکل برعکس وہ نظارے ہیں جو سچائی کے قریب سے دکھائی دیتے ہیں۔ جب سچائی قریب ہو۔ اس وقت جو وہ مناظر پیش کرتی ہے وہ مناظر اس منظر سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۲ فروری ۱۹۹۰ء)

اعلان دار القضاء

(محترمہ اللہ رکھی صاحبہ بابت ترکہ محترم راج ولی صاحب)

محترمہ اللہ رکھی صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم راج ولی صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکنان ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم راج ولی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا ان کا پلاٹ نمبر ۳۱/۱ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ آن کے مندرجہ ذیل چاروں بیٹوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱:۔ مکرم بشیر احمد پرویز صاحب — بیٹا
۲:۔ ،، سرفراز احمد طاہر صاحب — ،،
۳:۔ ،، مسرت احمد صدیقی صاحب — ،،
۴:۔ ،، پرویز احمد صاحب — ،،

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ — بیوہ
۲۔ ،، حمیدہ اختر صاحبہ — بیٹی
۳۔ ،، امتہ الرحیم صاحبہ — ،،
۴۔ ،، رفعت یاسمین صاحبہ — ،،

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلانات

الفضل میں کسی بات کا اعلان کروانے کے لئے خوشخط تحریر کیجئے۔ اور بات کو واضح کرنے کی کوشش کیجئے۔

ٹیلیفون پر یہ کہہ دینا کہ بات تو آپ کو بتا ہی دی ہے۔ اسے آپ خود ہی لکھ کر شائع کر دیں۔ مناسب نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے واضح تحریر آنی چاہیئے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۹۔ اگست ۱۹۹۳ء

سچّا ایمان

ویسے تو ایمان کا تعلق مذہب سے ہے۔ مذہب کی باتوں کو ماننا ہی ایمان کہلاتا ہے۔ لیکن چونکہ ایمان میں یقین کی کیفیت کا ہونا اس کا لازمہ ہے اس لئے ہم عام طور پر جس بات پر یقین کا اظہار کرنا چاہیں اس کے متعلق بھی ایمان کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں تو گویا کہ ایمان اور یقین لازم و ملزوم ہیں۔ اگر کسی بات کی سچائی پر یقین نہ ہو تو اس پر ایمان لایا ہی نہیں جا سکتا یا یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس پر ایمان لانا مؤثر ثابت نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسان میں یقین کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بے یقینی کی بھی۔ اور اگر کسی بات پر ایمان لا چکا ہو اور پھر بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو ایسے ایمان کو سچا ایمان نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اسے ایمان کہا ہی نہیں جا سکتا۔ بے یقینی اور ایمان باہم جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ جمع ہوتے دکھائی دیں تو بے یقینی جیت جاتی ہے۔ اور ایمان ہار جاتا ہے۔ یعنی ایمان کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسے ہم جھوٹا ایمان بھی کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں الفاظ متضاد ہیں۔ ایمان اور جھوٹ۔ ان کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں۔ ایمان کو سچا ایمان بنایا جائے۔ اسے بے یقینی کی کیفیت سے نکالا جائے۔ اسے پختہ کیا جائے۔ تبھی اسے سچا ایمان کہا جا سکے گا اور یہ سچا ایمان ہی ہے جو انسان کو خدا تعالےٰ کے انعامات کا وارث بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ حق ہے۔ وہ حق بات کو پسند کرتا ہے۔ اور حق بات میں یقین کا ہونا لازمی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو سچا ایمان پسند ہے۔ اور جو چیز اسے پسند ہے۔ اس پر وہ اپنے انعامات نازل فرماتا ہے۔ اسی کو وہ اپنا پیارا گردانتا ہے اور مقرب بناتا ہے۔ ایسے ایمان کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:

"ہر قسم کے شکوک و شبہات اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہوتا ہے۔ وہی انسان کو کامیاب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان عطا فرمائے۔ سچّا ایمان۔

جانے والا تو خوش گیا لیکن
سب کو غمگین کر گیا ہے وہ
آتے آتے ہی صبر آئے گا
ایک پیمانہ بھر گیا ہے وہ

ابو الاقبال

جو میری تقدیر کے امیں تھے، مَیں اُن ستاروں کو ڈھونڈتا ہوں
جو صبح تک میرے ساتھ جاگے تھے رازداروں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ موج ہوں مَیں کہ جس کی فطرت میں کھیلنا ہے سدا بھنور سے
یہ مجھ پہ الزام ہے کہ طوفان میں کناروں کو ڈھونڈتا ہوں

مَیں وہ ستوں ہوں کہ جس پہ قائم ہے قصّۂ ہستی، ازل سے اب تک
کہا یہ کس نے مَیں بے سہارا ہوں اب سہاروں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ جن کے وعدے قرارِ جاں تھے، وہ جن کی باتوں میں زندگی تھی
جو حادثے چھین لے گئے، اُن ہی غم گساروں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ جن کا پیکر مشامِ جاں تھا، وہ جن کا ہر پھول نوجواں تھا
جو غارتِ ہوش و آگہی تھیں، اُنہی بہاروں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ جن کے پاؤں کی ٹھوکروں میں تھے، تاجِ کسریٰ، جلالِ قیصر
مَیں اُن جہانگیر و خود نگہدار، تاجداروں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ جن کی زد میں تھا دَورِ ہستی، وہ جو کہ تھیں وجہِ کیف و مستی
مَیں اُن نگاہوں کے سحر زا، بولتے اشاروں کو ڈھونڈتا ہوں

ہے ٹکڑے ٹکڑے رُبابِ ہستی، کٹی پھٹی ہے کتابِ ہستی
ہے نامکمل سا بابِ ہستی، ادب نگاروں کو ڈھونڈتا ہوں

گُلوں کے کِھلنے سے دیکھ صحنِ چمن میں، شعلے بھڑک اُٹھے ہیں
مَیں ایک بُلبُل ہوں دل تپیدہ، میں شعلہ زاروں کو ڈھونڈتا ہوں

مُنیرہ دل کے اُداس گوشے سے آج کس کی پُکار اُبھری
مَیں ایک نغمہ ہوں اور بربط کے شوخ تاروں کو ڈھونڈتا ہوں

سیّدہ منیرہ ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ بچہ کا دلیری اور جرأت کا کام کرتے ہوئے مر جانا اچھا ہے بہ نسبت اس کے نکما بن کر زندہ رہنے کے اس وقت تک اصلی جرأت اور دلیری بچوں میں پیدا نہیں کی جا سکتی۔ مگر بڑی خرابی یہ ہے کہ ماں باپ خود بچوں کو نکما اور بزدل بناتے ہیں ذرا اندھیرا ہو تو کہتے ہیں باہر نہ جانا ذرا کوئی مشقت کا کام کرنے لگے تو روک دیتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ چھوئی موئی بنا رہے۔ اور اس طرح بچے کسی کام کے نہیں رہتے۔ ماں باپ کا تو یہ کام ہونا چاہیئے کہ جان بوجھ کر بچے کو اندھیرے میں بھیجیں اور ہر طرح جرأت اور دلیری سکھائیں۔

وہ بچے جو تیرنا نہیں جانتے ان کو اکیلے پانی میں نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ تیرنے والے ان کو اپنے ساتھ لے جائیں اور تیرنا سکھائیں۔ یہ نہایت ضروری ہنر ہے اس لئے ضرور سکھانا چاہیئے۔ اور اپنے بزرگوں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے متعلق لکھا ہے وہ ایک جگہ گئے اور سنا کہ ایک سکھ ہے جو بہت تیرتا ہے اور کوئی (ــــ) اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر انہوں نے تیرنا شروع کر دیا اور آخر اس سے بڑھ گئے تو ہر کام میں صاحب ایمان کو دوسروں کا مقابلہ کرنا چاہیئے بشرطیکہ وہ شریفانہ ہنر ہو یہ نہیں کہ کوئی (ــــ) کسی ڈاکو سے بڑھ کر ہو جائے یا کسی چور سے بڑھ جائے بلکہ یہ کہ مثلاً کشتی لڑنا سواری کرنا تیرنا وغیرہ جسمانی طاقت کے کاموں میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پس احمدی بچوں میں قوت اور بہادری پیدا کرنی چاہیئے۔ انگریزوں میں یہاں تک احتیاط کی جاتی ہے کہ فٹ بال کھیلتے ہوئے یا کسی اور کھیل میں اگر کسی لڑکے کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے تو بھی کھیل بند نہیں کریں گے اس کو کھیل کے میدان سے اٹھا کر علیحدہ لے جائیں گے اور کھیل برابر جاری رہے گا۔ کیونکہ کھیل بند کرنے سے لڑکوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور ان کے دلوں میں خوف اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ انگریزوں کی چھوٹی سی قوم دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں اگر کسی کو کھیل میں معمولی سی چوٹ آ جائے تو آئندہ کھیل کو بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو تیرنا بہت اچھا ہنر ہے۔ ہاں اس ڈھاب کا پانی اس قدر خراب ہے کہ اس میں بچوں کا تیرنا ان کی صحت کے لئے مضر ہے اس کا خیال رکھا جائے۔ اور ایسے دنوں میں انہیں تیرنا سکھائیں جبکہ پانی صاف ہو۔ مجھے یاد ہے جب بچپن میں مجھے تیرنا نہیں آتا تھا تو دوسروں کو دیکھ کر میرے دل پر بہت برا اثر پڑتا تھا کہ کیوں نہیں آتا۔ اور حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہمیں تیرنے والوں کے سپرد کر دیا۔ کہ تیرنا سکھائیں تو بچوں کو تیرنا ضرور سکھانا چاہیئے۔

اور میرا تو دل چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا۔ بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں بر خلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو اب وکالت کرتا ہے اور سلسلہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ طالب علمی کی حالت میں بڑی لمبی لمبی دعا عبادت کرتا تھا۔ اور اتنا روتا کہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (خدا تعالیٰ نے بتایا ہوا تھا) کہ (وہ لیڈر ہیں) وہ کہتے میرا دل چاہتا کہ اسے "(بیت)" سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں۔ یہ کیوں روتا ہے اس نے کون سے گناہ کئے ہیں۔ اسی طرح میاں عبدالسلام حضرت امام جماعت الاول کے لڑکے جب دعا ہونے لگتے تو رونے لگ جاتے حضرت مولوی صاحب روکتے اور فرماتے یہ اعصابی کمزوری ہے۔ بڑا آدمی تو سمجھتا ہے کہ میری عمر کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ مجھ سے کئی کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ خدا معاف کر دے۔ اس لئے روتا ہے۔ بچہ اگر اس رنگ میں روتا ہے کہ میری اگلی عمر اچھی اور اعلیٰ ہو تو یہ جائز ہے اور اگر اس لئے روتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں۔ تو وہ نقال ہے۔ اس نے گناہ ہی کب کئے ہیں کہ بخشواتا ہے۔ ہاں اگر اس کی یہ خواہش اور امنگ ہے کہ دین کا خادم بنوں اور اس پر اسے رونا آتا ہے تو جائز ہے۔

پس بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہیں۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے۔ اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ کروائی جائے۔ اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں اور اس قسم کے واقعات آکر سنائیں کہ اس طرح کی لڑکے کو مدد کرنے کا موقعہ ملا ہے مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے ادھر گاڑی آئی ہے لڑکا پاس کھڑا تھا۔ اسے چاہیئے تھا چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا مگر اس نے نہ ہٹایا۔ تو اس کی باز پرس کی جائے۔ یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا۔ اور لڑکا پاس کھڑا تھا۔ مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا۔ تو اس کو بھی تنبیہہ کی جائے ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے۔ اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں۔ مثال طوطے کی سی ہوتی ہے۔ جو کہتا ہے میاں مٹھو چوری کھاتی ہے مگر نہ یہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چوری کیا ہے۔

(تقریر فرمودہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء بعد مغرب بمقام محلہ دار الفضل قادیان)

شذرات

بوسنیا پیش قدمی

اطلاعات مظہر ہیں کہ شمالی بوسنیا کے شمال مغربی علاقے کے شہر برکو میں سرب فوجوں نے اپنے حملوں کو تیز تر کر دیا ہے سرب نے پہلے زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائل چھوڑے پھر ہیلی کاپٹروں سے حملہ کیا اور اس کے بعد رات بھر سربیا کی فوجیں ہر ممکن طریق پر بوسنیا کے مسلمانوں پر حملے کرتی رہیں۔ یہ تو پتہ نہیں چلا کہ ہلاک ہونے والوں یا زخمیوں کی کتنی تعداد ہے لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس علاقے کے پچاس ہزار شہری خاصی مشکلات سے دوچار ہیں۔ وسطی بوسنیا میں بھی مسلمانوں اور کروشیا کی خوب خوب جنگ ہوئی۔ کروشیا کے ریڈیو نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمان فوجی دستوں نے کروشیا کے قبضے میں لوگو شہر ان سے چھڑا لیا ہے۔ یہ بوسنیا کے دارالخلافہ سرائیوو سے مغرب میں ۸۰ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض اسلامی ممالک کے اخبارات نے اس بات پر تبصرے کئے ہیں کہ تنظیم اسلامی کانفرنس بوسنیا میں امن قائم کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ اپنے فرائض سے کوتاہی کرے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا کے ایک اخبار نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ او آئی سی کی فوجیں بوسنیا کے مسلمانوں کو سرب فوجوں کے خلاف حفاظت پیش کریں گی۔ اور سرب فوجوں کی پیش قدمی کو روکیں گی۔ سرب کی فوجیں بوسنیا کو دنیا کے نقشے سے مٹا دینا چاہتی ہیں۔ بعض اخبارات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لوگ وہاں اسلامی فوجیں بھیجنے کے مخالف ہیں ان سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔

گاڑیوں کی درآمد

بتایا گیا ہے کہ کلکٹر آف کسٹمز کراچی نے گاڑیوں کی درآمد کے لئے ایک الگ سیل بنا دیا ہے جو انٹیلیجنس برانچ سے رابطہ رکھے گا اور اجازت کے ماتحت گاڑیاں درآمد کی جائیں گی اور کسٹمز سے کلیرنگ دی جائے گی۔ اس سیل کے سربراہ ایک اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز ہوں گے۔ گاڑیاں درآمد کرنے کے لئے اس سکیم کے مطابق درخواست کی دو کاپیاں مہیا کی جائیں گی جو نو بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں پانچ روپے کے اشٹام پیپر پر ایک حلف نامہ ہو گا کہ جتنے کاغذات اور ڈیکلریشن پیش کئے جا رہے ہیں۔ درست ہیں۔ اور درخواست دہندہ ہر قسم کی ذمہ داری قبول کرتا ہے کہ اگر کوئی ڈیکلیریشن غلط ہو تو اس کی ذمہ داری اس پر عائد ہو گی۔ اور اسی سے اس سلسلے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔ درخواست ملنے پر ایک وصول کا واؤچر تیار کیا جائے گا۔ اس کی بھی دو کاپیاں ہوں گی۔ اس کا اصل درخواست دہندہ کو دے دیا جائے گا۔ اس سیل میں ایک الگ رجسٹر رکھا جائے گا۔ اور ہر درخواست دہندہ کا اس میں نام درج کیا جائے گا۔ اور جس نمبر پر اس کا نام درج کیا جائے گا۔ وہ درخواست کے اوپر

باقی ص ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

تہران ٹائمز

۱۴- جولائی ۱۹۹۳ء

یہ غیر انسانی تکالیف جو بوسنیا کے لوگوں کو پہنچائی جارہی ہیں مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں۔

Humanism has been buried in Bosnia, says Muslim cleric

14. 07. 1993

LONDON (IRNA) -- The Muslim community has been punished first by Serb aggression and second by the betrayal of the European Community, Dr. Mustafa Ceric said Monday in his first publicized interview with the British press.

He said until recently he forced himself to say that the war in Bosnia was not against Muslims or Islam. But after the bitter experience of the past year, he is now convinced the inhumane sufferings are "intended to humiliate Muslims."

The chief Muslim cleric of Sarajevo believed that the Western world did not want Muslims to unite because of its economic interests and global society, which it wants to dominate.

It is the West, he said, which defines what is right, what is wrong, what is justice and what is injustice and "if we do not obey, we will suffer the consequences."

Dr. Ceric spoke of Muslims being killed in Bosnia because they want to live together with their neighbors, of the West's immorality by its double-dealing behavior and particularly that of British Envoy, Lord Owen.

He told the Independent's Robert Fisk that it was Bosnians, who were defending the principles of the United Nations and its secretary general and it was the so-called upholders of world peace that were breaking these principles.

He asked if there could be anything left of justice or humanism in the world, when humanism is being "buried here in Bosnia" and if there was anyone capable of resurrecting its mantle in the world.

The Bosnian religious leader knew of no one in the Western world especially when it can be questioned what could be made of a government, like Britain, sending troops to save lives and then refusing to allow the Bosnians the right to defend themselves.

Such injustice was being done to his people, while Europe and the Western world had a monopoly on everything, on righteousness and "on the bodies of Bosnian Muslims," who had become just "objects" and have to do what they are told.

The British and French troops did "not come to protect innocent civilians" but to "protect Serbian aggression," said Dr. Ceric, who was even more scathing in his criticism of Lord Owen.

The British envoy, he said, was "a liar," had "blackmailed' Muslims to accept an unacceptable plan and now was saying "face the facts of the conquest."

"To people like him, morality means nothing," he charged.

After training at Al-Azhar Theological College in Cairo, Dr. Ceric spent five years teaching in the United States and believing in Christian-Islam dialogue, but wanted to warn other Muslims of the kind of revenge the Christian world appeared to be taking.

For his friends in Islamic countries, he said he should tell them not to fall in the trap and to stay at home to defend themselves as what was happening today in Bosnia could soon happen elsewhere.

تہران ٹائمز۔ تہران۔ کے ۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک مسلمان مذہبی لیڈر جن کا تعلق بوسنیا سے ہے کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ انٹرویو کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ ان کا پہلا انٹرویو ہے جسے برٹش پریس میں شائع کیا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ مسلم کمیونٹی کو پہلے سرب لوگوں کی طرف سے سزا دی گئی اور پھر یورپین کمیونٹی نے ان کو دھوکا دیا یہ بات ڈاکٹر مصطفےٰ سیرک CERIC نے سوموار کے روز برطانوی پریس میں شائع ہونے والے اپنے پہلے انٹرویو میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ ایام تک وہ یہی کہتے رہے کہ بوسنیا میں جو جنگ ہو رہی ہے وہ مسلمانوں یا اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن گذشتہ سال کے تلخ تجربے کے بعد اب وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ

یہ مذہبی رہنما جو سارا جیوو سے تعلق رکھتے ہیں مغربی دنیا سے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو متحد نہیں ہونے دینا چاہتی۔ کیونکہ اسکے اپنے اقتصادی مفادات ہیں۔ اور اسی طرح عالمی سوسائٹی کے بھی اور یہ ان پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ مغرب ہی ہے جو اچھی باتوں اور بری باتوں کے متعلق لوگوں کو بتاتا ہے۔ یہ بھی بتاتا ہے کہ عدل و انصاف کیا ہے اور ناانصافی کیا ہے اور اگر ہم ان کی اطاعت نہ کریں تو نتیجتاً ہمیں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ڈاکٹر سیرک نے مسلمانوں کے متعلق بتایا کہ بوسنیا میں اس لئے انہیں ہلاک کیا جارہا ہے کیونکہ وہ متحد ہو کر رہنا چاہتے ہیں وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ متحد ہو کر رہنا چاہتے ہیں۔ اور مغرب کی غیر اخلاقی روایات جن میں دوغلا پن شامل ہے اور انہوں نے کہا کہ خاص طور پر برطانوی نمائندہ لارڈ اوون کی وجہ سے۔

انہوں نے انڈی پینڈنٹ کے رابرٹ فسک کو بتایا کہ بوسنیا کے لوگ اقوام متحدہ کے اصولوں کا دفاع کر رہے ہیں اور اسکے سکرٹری جنرل کا بھی۔ اور جو لوگ امن کا دعویٰ کرتے ہیں وہ ان اصولوں کو توڑ رہے ہیں۔

انہوں نے استفسار کیا کہ کیا دنیا میں امن اور انصاف کا کچھ باقی رہ گیا ہے جب کہ بوسنیا میں انسانی اقدار کو دفن کیا جارہا ہے۔ کیا کوئی دنیا میں ایسا شخص ہے جو ان اقدار کو دوبارہ زندہ کر سکے۔

بوسنیا کے مذہبی لیڈر نے کہا کہ وہ مغربی دنیا میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جبکہ یہ بھی کہا جائے کہ حکومت کا کیا کام ہے۔ مثلاً برطانیہ فوجی دستے تو بھیج رہا ہے کہ جانوں کو بچایا جائے لیکن بوسنیا کے لوگوں کے اس حق کو تسلیم نہیں کرتا کہ وہ خود اپنی حفاظت کر سکیں۔ یہ ہے وہ ناانصافی جو ان کے لوگوں کے ساتھ برتی جارہی ہے۔ یورپ اور مغربی دنیا کے پاس خصوصیت کے ساتھ ہر بات کا اختیار موجود ہے۔ نیکی کا اور بوسنیا کے مسلمانوں کے اجسام کا۔ جنہیں وہی کچھ کرنا پڑتا ہے جو ان سے کہا جاتا ہے۔ برطانوی اور فرانسیسی فوجی دستے بے گناہ شہریوں کی حفاظت کے لئے نہیں آئے بلکہ وہ سرب لوگوں کے تشدد کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ یہ وہ بات ہے جو ڈاکٹر سیرک نے کہی اور وہ لارڈ اوون پر تنقید کرتے ہوئے اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ کہنا چاہتے تھے۔ برطانوی نمائندہ "انہوں نے کہا" کہ جھوٹا شخص ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو بلیک میل کیا ہے کہ وہ اس سکیم کو تسلیم کر لیں جو ان کے لئے قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ مفتوح ہونے کے نتائج بھگتو۔ ایسے شخص کے لئے اخلاقیات بالکل بے معنی لفظ ہے

آپ نے الازہر ڈگری کالج قاہرہ میں تعلیم حاصل کی اور اسکے بعد پانچ سال امریکہ میں تدریس کا کام کیا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کی آپس میں گفت و شنید ہونی چاہیئے دوسرے مسلمانوں کو اس بات پر متنبہ کیا کہ عیسائی دنیا کس کس طرح مسلمانوں سے انتقام لینا چاہتی ہے۔ اسلامی دنیا میں جو ان کے دوست ہیں انہیں وہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ اس پھندے میں نہ پھنسیں اور وہ اپنے گھروں میں رہیں۔ اور وہ اپنا دفاع کریں۔ کیونکہ آج جو کچھ بوسنیا کے لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے عنقریب دوسرے علاقوں میں بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔

بقیہ: صد ۳

لکھ کر درخواست کو آگے چلایا جائے گا۔ درخواست اور اسکے تمام متعلقہ دستاویزات کی چھان بین کی جائے گی اور جب چھان بین کرنے کے بعد وہ دستاویزات درست ثابت ہوں تو درخواست دہندہ سے کہا جائے گا کہ وہ نیشنل بنک آف پاکستان میں گاڑی کی درآمد فیس جمع کرائے۔ جب اس ادائیگی کی رسید کسٹم کو مل جائے گی تو وہاں کا متعلقہ افسر اشٹام پیپر پر دستخط کرے گا اور ضروری اندراجات بھی اور پھر یہ تمام کاغذات اسسٹنٹ کنٹرولر کو آخری منظوری کے لئے بھیجے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ میر غلام احمد نسیم

مکرم عبدالعزیز صاحب شاد

نام عبدالعزیز تھا۔ شاد تخلص کرتے تھے۔ شاد صاحب ۷ رجون ۹۳ء کو دُنیا سے رخصت ہو کر عدم آباد کو سدھار گئے اور ہمیں ناشاد کر گئے۔ بوقت رخصت عمر قریباً ۶۱ سال تھی۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

شاد صاحب سے شناسائی طالبعلمی کے زمانہ سے تھی موضع چارکوٹ تحصیل راجوری علاقہ جموں کشمیر کے اکلوتے احمدیہ سکول میں ہم مڈل کلاسوں میں اکٹھے جاتے، ایک جگہ بیٹھتے اور مشترکہ شرارتیں کرتے۔ چارکوٹ کے احمدیہ سکول نے سارے علاقہ میں علم کی روشنی پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ یہ سکول مرکز سلسلہ کی اعانت سے مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں جاری کیا تھا۔ یہ سکول نہ صرف اکلوتا احمدیہ سکول تھا بلکہ سارے علاقہ میں اکلوتا ہونے کی حیثیت اسے حاصل تھی۔ اگرچہ سکول تمام مکتبۂ فکر کے طلبہ کے لئے خدمات سرانجام دیتا تھا لیکن احمدی طلبہ کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ کا درجہ اسے حاصل تھا۔ چارکوٹ اور ملحقہ مواضعات کی جماعتوں کے طلباء تعلیم حاصل کرنے وہاں آتے اور زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں چلے جاتے ہیں چونکہ چارکوٹ سے چند میل کے فاصلہ موضع دھوڑیاں بہاڑہ کا رہنے والا تھا اور اپنے علاقہ کے پرائمری سکول کی تعلیم کے بعد مڈل کلاسوں کی تعلیم کے لئے چارکوٹ گیا تھا اس لئے وہاں کے باسی طلبہ سے ربط ضروری تھا اور ابتداء میں جن طلبہ سے تعلق پیدا ہؤا۔ ان میں سے شاد صاحب بھی تھے۔

تعلیم افتاں و خیزاں جاری تھی کہ اگست ۴۷ء کا پُرآشوب زمانہ آگیا۔ برصغیر تقسیم ہوگیا اور ریاست جموں و کشمیر متنازعہ خطہ بن گیا۔ جنگ کے بادل منڈلانے لگے سکول بند ہو گئے طلبہ کو مجاہدین آزادی فوجی ٹریننگ دینے لگے۔ چند ہفتوں کی ٹریننگ کے بعد ہم محاذ جنگ پر تھے۔ ایک طرف مسلح فوج اور دوسری طرف نہتے مجاہد کبھی مجاہدین پیش قدمی کرتے اور کبھی پیچھے دھکیل دیئے جاتے۔ اسی کشمکش میں ایک سال گزر گیا۔ اسی دوران راجوری شہر پر دشمن کا قبضہ ہو گیا اور چارکوٹ محاذ جنگ میں تبدیل ہو کر رہ گیا۔ مجاہدین کی کمان کیپٹن بدر دین کے سپرد تھی۔ میں نے وقف زندگی کا فارم پُر کیا ہؤا تھا اس لئے کیپٹن صاحب نے مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا مشورہ دیا اور شاد صاحب کو فوج میں ہی حساب کتاب کے کام پر لگا دیا۔ اس طرح ہمارے راستے الگ الگ ہو گئے۔

دینی شغف

زمانہ طالبعلمی میں بھی شاد صاحب کو مذہب سے لگاؤ تھا۔ عبادات حتی الوسع خود بھی بجا لاتے اور دوسروں سے کم از کم توقع کرتے کہ وہ بھی ایسا کریں گے۔ جماعتی تحریکات سے جلد اثر قبول کرتے اور کوشش کرتے کہ ان میں حصہ لیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب برصغیر کی تقسیم ہو رہی تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حفاظت مرکز کی تحریک فرمائی۔ ڈاک کی مخدوش حالت کی وجہ سے علاقہ کی جماعتوں تک دیر سے تحریک کے بارے میں معلومات پہنچیں۔ شاد صاحب چند دیگر ساتھیوں کے ہمراہ پا پیادہ روانہ ہو گئے لیکن تقسیم کے عمل کی تکمیل کی وجہ سے مرکز سلسلہ تک نہ پہنچ سکے اور راستہ سے ہی واپس ہونا پڑا۔ تاہم نوعمری کے باوجود جذبہ کی داد دینا پڑتی ہے۔

اپنے خیالات کا اظہار جرأت مندانہ کرتے اور دلائل دینے نہ تھکتے۔ ملازمت کے دوران بھی جس بات کو درست سمجھتے۔ اس کا نہ صرف اظہار کرتے بلکہ مصر ہوتے کہ دوسرا فریق دلائل کا توڑ پیش کرے یا پھر حقائق کو تسلیم کرے۔ اس جذبہ اور شوق نے آخر دم تک ان کا ساتھ دیا۔

ملازمت سے سبکدوشی اور جماعتی خدمات

کم و بیش اٹھارہ سال کی فوجی خدمات کے بعد ۶۶ء میں سبکدوش ہوئے اور گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں مستقل طور پر مقیم ہو گئے۔ گرمولہ ورکاں میں ان کے خاندان کے بیشتر افراد ترک وطن کے بعد رہائش پذیر تھے لہٰذا وہ بھی یہیں آبسے۔ حتی المقدور جماعتی خدمات بجا لاتے رہے اور مختلف جماعتی عہدوں مثلاً سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری مال، رشتہ ناطہ، زعیم انصاراللہ اور عبادت کی امامت وغیرہ پر مامور رہے۔ اس دوران نہ صرف خود دینی امور کی پابندی کرتے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتے۔ جماعت میں اگر کسی دوست کے اختلاف ہؤا تو وہ دینی امور کی پابندی کی نصیحت کی وجہ سے ہی ہؤا ہوگا۔ لغو اور بیہودہ عادات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور ہر ملنے والے کو خواہ وہ جماعت کا فرد ہو یا غیر از جماعت ہو لغو عادات سے دُور رہنے کی تلقین کرتے۔

اولاد کو دین کی خدمت کی تلقین

اولاد کی تربیت کا خاص خیال تھا۔ کثیر الاولاد تھے لیکن سب کو درجہ بدرجہ دین کی پابندی کی تلقین کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ غالباً ۷۲ء میں اپنے بیٹے عبدالمومن صاحب طاہر جو ان دنوں رسالہ "التقویٰ" کے رئیس التحریر ہیں اور انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخل کرانے کے لئے لائے۔ طاہر صاحب کو لے کر ہمارے گھر بھی آئے۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد کمرہ میں رکھے ٹی۔وی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیٹے سے کہنے لگے کہ دیکھو جو دین کی خدمت کرتے ہیں انہیں دُنیاوی نعمتیں بھی میسر آجاتی ہیں۔ ان دنوں ربوہ میں ٹی وی کا رواج عام نہیں تھا اور غالباً نعمت ہی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب تو یقیناً نعمت ہوگیا ہے کہ گھر بیٹھے حضور ایدہ اللہ کے خطبے اور خطابات سُنتے اور حضور کی زیارت سے مستفید ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تأثر جو عموماً پایا جاتا ہے کہ واقفِ زندگی کی آمد اتنی محدود ہوتی ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو نہیں خرید سکتا۔ اپنے بیٹے کے ذہن سے نکالنا چاہتے ہوں۔ بعد میں ایک دوسرے بیٹے حافظ عبدالکریم کو بھی جامعہ میں داخل کیا۔ جب بھی ملتے اس کے بارے میں دریافت کرتے کہ پڑھائی میں کیسا ہے اور دینی حالت کیسی ہے۔

گذشتہ کچھ عرصہ سے بیماری کی شکایت کرتے جب بھی ربوہ آتے ملاقات ہوتی تو یہی کہتے کہ بیمار ہوں۔ بیماری کی نوعیت نہ معلوم تھی اور نہ ہمیں بتاتے۔ بالآخر ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ایک بیوہ آٹھ بیٹے جن میں سے تین واقف زندگی ہیں اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

آئینہ جب بھی سنور کے دیکھو
اپنے سائے سے بھی ڈر کے دیکھو

منتظر تاج محل ہیں کتنے
میرے سینے میں اُتر کے دیکھو

سنگدل لوگ بسے ہیں ان میں
گھر ذرا شیش نگر کے دیکھو

روشنی کتنے دھنک کھینچتی ہے
اشک کو آنکھ میں بھر کے دیکھو

اک نئی دنیا بنائی جن سے
ہاتھ اس مُلک بدر کے دیکھو

غم کسے کہتے ہیں میرے سُورج!
تم سرِ شام اُبھر کے دیکھو

نہ سِرا ہے نہ کوئی ربط کہیں
سلسلے میرے سفر کے دیکھو

آصف محمود باسط

خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے اور صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ پاکیزہ رہنا چاہیئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہیئے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر

اریٹریا ۔ ایک نو آزاد ملک

جونہی ۲۴ مئی کی تاریخ کا اعلان وقت نے کر دیا اس کے ساتھ ہی دنیا کے نقشے پر ایک نئے آزاد ملک کا اضافہ ہو گیا۔ طویل جدوجہد اور لاکھوں جانی قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والا ملک اریٹریا آزاد مملکت کی صورت میں نمودار ہوا۔

"اریٹریا" یا اردو میں "ارتریا" یہ نام اطالویوں نے اس علاقہ کا رکھا جب اطالویوں کے اس علاقہ میں مقبوضات میں اضافہ ہونے لگا۔ اس ملک کی سرحدیں صومالیہ اور سوڈان سے ملتی ہیں اور اب آزادی کے بعد اس ملک کا ایک بڑا سرحدی علاقہ ایتھوپیا کے ساتھ مل رہا ہے۔

براعظم افریقہ کے شمال مشرقی ساحل پر اس آزاد مسلم ریاست کا قیام تیس سال مسلسل جنگِ آزادی کے بعد ہوا۔ ریاست کے قیام کا فیصلہ تو ۲۷ اپریل ۱۹۹۳ء کے ریفرینڈم کے ذریعہ ہو گیا تھا جو اقوامِ متحدہ کی زیر نگرانی ہوا۔ اور اس میں ۹۹ فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ اس نتیجہ کی توثیق اقوامِ متحدہ اور ایتھوپیا دونوں جانب سے کر دی گئی لیکن مجاہدین آزادی نے اس کو ۲۴ مئی تک مؤخر کر دیا کیونکہ اس دن دو سال قبل حریت پسندوں نے باغیوں کے ساتھ مل کر شہنشاہ ایتھوپیا ہیل مریم مینگستو کی افواج کو شکست دے دی تھی۔ یہی شکست اس آزادی کا فیصلہ کن مرحلہ ثابت ہوئی۔

اریٹریا ایتھوپیا کے شمال میں اس کا سابق صوبہ ہے۔ جو بحیرۂ احمر کے حساس علاقے باب المندب کا ساحل ہے۔ ۹۵۰ کلومیٹر طویل ساحل سمندر اس کو عالمی اہمیت دیتا ہے۔ ہزار برس سے زیادہ جدا شناخت کا حامل یہ علاقہ ۳۰ برس تک عالمی طاقتوں کی غیر حاضر جنگ کا میدان رہا ہے۔ اس کی آبادی ۴ ملین کے قریب ہے۔ یہاں اکثریت مسلمان آبادی پر مشتمل ہے۔ شمال میں عیسائی بھی پائے جاتے ہیں۔ اسمارا صدر مقام ہے۔ مساوا ملک کی اہم بندرگاہ ہے۔ یہاں بولی جانے والی زبانوں میں تکرینیر اور تگرہ شامل ہیں جو کہ سامی زبانیں ہیں۔ عربی زبان بھی بولی جاتی ہے اس کے علاوہ علاقائی زبانوں میں بدویر اور بلین (Bilin) غیر سامی زبانیں شامل ہیں۔

مالکی فقہ کے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اسکے علاوہ حنفی اور شافعی بھی پائے جاتے ہیں۔ ملک میں صنعت برائے نام ہے۔ آبادی کی اکثریت کا گزارہ پسماندہ زراعت، ماہی گیری اور گلہ بانی پر ہے۔ ملک غربت و افلاس اور قحط سالی کا شکار ہے۔

تاریخی پس منظر

جنوب عرب سے ہجرت کر کے آئے "حبشات" اور "اقفریاں" قبائل موجودہ مخلوط نسل کے آباؤ اجداد ہیں اور یہ علاقہ بشمول ایتھوپیا کے حبشہ کہلاتا تھا۔ یہاں انہوں نے جدا سلطنت کی بنیاد رکھی ۳۵۰ء کے قریب یہاں عیسائیت کا نفوذ ہوا۔ اسلام کو ابتدائی پناہ گاہ اسی سرزمین پر ملی ہجرتِ حبشہ سے یہاں اسلام پھیلا اور نجاشی مسلمان ہو گیا۔ ۱۶ ویں صدی عیسوی میں عثمانی ترکوں کے ہاتھوں فتح ہونے تک اریٹریا کی آزاد معیشت برقرار رہی۔

۱۷، ۱۸ اور ۱۹ صدی میں اریٹریا ترکوں کے علاوہ اٹلی، برطانیہ، مصر اور ایتھوپیا کے لئے بھی وجہ کشش اور میدان مسابقت بنا رہا۔ نہر سویز کی تعمیر اس ملک کے ساحلی علاقوں میں تیل کی دریافت اور عالمی تجارت کی نقل و حمل نے اس علاقے کی اہمیت اور بھی بڑھا دی۔ صومالیہ میں برطانوی قبضہ تک اہل برطانیہ نے ایتھوپیا کے شاہ کی حوصلہ افزائی کی کیونکہ برطانیہ اریٹریا میں اٹلی کی مداخلت کے خلاف تھا۔ ۱۸۸۹ء میں ایک معاہدہ کے ذریعہ برطانیہ نے اریٹریا کو اٹلی کا حلقہ اثر تسلیم کر لیا۔ ۱۸۹۰ء میں اٹلی کو اریٹریا میں اپنی فوج داخل کرنے کا موقعہ مل گیا اور یوں اریٹریا کی آزاد حیثیت کا خاتمہ ہو گیا۔

جنگِ عظیم دوم کا آغاز ہوا تو ۱۹۴۰ء میں اٹلی نے جرمنی کی حمایت کا اعلان کر دیا یہ اقدام ملک کی تاریخ میں اہمیت کا حامل ہے "نتیجۃً" برطانوی افواج ۱۹۴۱ء میں اریٹریا میں داخل ہوئیں۔ جرمنی کی شکست کی وجہ سے یہ ملک برطانیہ کے اقتدار میں آگیا۔ برطانیہ نے اریٹریا کی آزاد حیثیت کے خاتمہ کا منصوبہ بنایا اس طرح کہ عیسائی علاقہ ایتھوپیا کے حوالے اور مسلمان علاقہ سوڈان کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن اندرونی مزاحمت کی وجہ سے یہ سکیم ناکام رہی۔ ۱۹۵۲ء تک یہ برطانوی فوج کے نظم و نسق میں رہا پھر اقدامِ متحدہ کی تحویل میں آگیا۔ یہاں اسمبلی اور کثیر الجماعتی حکومت قائم کر دی گئی پھر چال یہ چلی گئی کہ عیسائی اکثریت والی اس اسمبلی نے ۱۹۶۲ء میں اریٹریا کا ایتھوپیا کے ساتھ انضمام کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف ایتھوپیا کے شاہ ہیل سلاسی نے امریکہ و برطانیہ سے دوستی کر کے اریٹریا کے معاملہ کو اقوام متحدہ کے سرد خانے میں ڈلوا دیا۔ مسلمانوں نے اس انضمام سے اظہار برأت کیا۔ اور جنگِ آزادی کا سفر شروع کر دیا۔

۱۹۷۰ء میں اریٹرین پیپلز لبریشن فرنٹ (EPLF) نے مسلح جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ بین الاقوامی سرد جنگ کی وجہ سے اس فرنٹ کو عالمی سرپرست بھی مل گئے۔ غربت و افلاس، قحط سالی اور خانہ جنگی سے انسانی جانوں کی تلفی شروع ہو گئی۔ ۱۹۷۴ء میں شاہ ہیل سلاسی رخصت ہوا اور اسکی جگہ ہیل مینگستو نے لے لی۔ یہ روس نواز نکلا جب کہ سلاسی امریکہ نواز حکمران تھا۔ روس نواز حکومت اس علاقے میں تبدیلیاں لائی۔ مینگستو نے تحریک آزادی کو بری طرح کچلنے کی ٹھانی اور ریلیف کا کام غیر ملکی فلاحی تنظیموں پر چھوڑا۔ روس اور کیوبا نے اس کی بھرپور مدد کی بلکہ کیوبا کی ۱۵ ہزار فوج بھی ایتھوپیا مدد کیلئے پہنچ گئی۔ اریٹریا کی امداد پر بھی مینگستو نے کنٹرول کیا تا لوگ فاقوں سے تنگ آکر جذبہ حریت سے باز آجائیں لیکن حریت کی جنگ میں کمی نہ آئی۔

روس میں گورباچوف کی حکومت نے دنیا کے سیاسی نقشے پر جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں ان سے آپ سب خوب واقف ہیں۔ گورباچوف کی آمد سے ایتھوپیا میں روسی امداد سرگرم نہ رہی اس طرح کیوبا کی سرپرستی بھی کمزور پڑ گئی۔ ۱۹۸۸ء کی ریگن گورباچوف ملاقات کے اس فیصلہ کے بعد کہ غیر حاضر جنگوں کا خاتمہ کر دیا جائے اریٹریا میں مینگستو کی موجودگی عملاً ختم ہو گئی۔ گورباچوف کی آمد سے تحریک آزادی میں ایک نئی لہر آچکی تھی اور علاقوں پر قبضہ جات بھی شروع ہو گئے تھے اور آزادی کے قائد افیورکی نے اپنا کنٹرول بھی نافذ کرنا شروع کر دیا۔ روس کی سرپرستی کے خاتمہ کیوبا کی فوج میں کمی کی وجہ سے مینگستو کو مئی ۱۹۹۱ء میں رخصت ہونا پڑا۔

نئی قیادت نے حریت پسندوں اور باغیوں کے ساتھ مذاکرات کا اعلان کیا اور یوں یہ تحریک آگے بڑھی اور یوں ۲۷ اپریل ۱۹۹۳ء کے ریفرنڈم میں یہاں کی عوام نے آزادی کے حق میں ووٹ دیئے اور ۲۴ مئی ۱۹۹۳ء کو دنیا کے نقشہ پر ایک آزاد مسلم ریاست اریٹریا کا قیام عمل میں آیا آزادی کے ان ۳۰ سالوں میں ۵ لاکھ کے قریب حریت پسندوں نے مادرِ وطن کی آزادی کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

۲۴ مئی ۱۹۹۳ء کو دارالحکومت اسمارا میں جشن کا سا سماں تھا۔ دنیا کے بہت سے ممالک کے سربراہان وزراء اور نمائندے آزادی کی تقریبات میں شرکت کیلئے اسمارا پہنچے ہوئے تھے۔ پاکستان کے وفد کے لیڈر نگران وفاقی وزیر ارباب غلام رحیم تھے جنہوں نے جاتے ہوئے یہ بیان دیا کہ پاکستان ہمیشہ اریٹریا کی حمایت کرتا رہا ہے۔ اور پاکستان اریٹریا کے ساتھ دوستی کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ پاکستان نے خیر سگالی کے طور پر نو آزاد مملکت کو اناج کی امداد بھی بھیجی۔

عسائیاس افیورکی کو ملک کا صدر منتخب کیا گیا ہے جس نے حریت پسندوں کو فتح دلانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اسمبلی کے صرف ۵ ارکان نے ان کی مخالفت کی۔

نئے صدر اور نو آزاد ملک کو غربت و افلاس، قحط سالی اور معاشی عدم استحکام اور تعمیرِ نو جیسی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے دو ارب ڈالر کی امداد کی اپیل بھی کی ہے۔ ہم الفضل کے ذریعہ نو آزاد ریاست کے لوگوں کو آزادی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ جس محنت اور جہدِ مسلسل سے اریٹریا کی عوام نے تحریک آزادی کی جنگ لڑی ہے اور اس میں انہیں کامیابی ہوئی ہے اسی طرح تعمیرِ وطن اور ملک کو درپیش مسائل سے نمٹنے کے لئے بھی لگن کے ساتھ محنت کریں گے۔

> خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک بندے کسی سے خود فوراً قطع تعلق نہیں کرتے۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۱۷ میں شیخ حارث احمد ولد شیخ نصیر احمد قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے" اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- + ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ وسکالر شپ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شیخ حارث احمد ۲۳۱/E-۲۰ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر۱۔ ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۶۵۵۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ مولانا عطاء الکریم شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۱۸ میں کلیم احمد طاہر ولد لئیق احمد صاحب طاہر قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- پے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ کلیم احمد طاہر لندن۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر احمد دہلوی وصیت نمبر ۹۵۸۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ لئیق احمد طاہر وصیت نمبر ۱۷۸۸۱ والد موصی۔

مسل نمبر ۲۹۰۱۹ میں نعیمہ مقصود زوجہ چوہدری مقصود احمد ورک قوم منڈل پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ½۱۰ تولہ مالیتی ۷۳۵۰/- کرونے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- کرونے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نعیمہ مقصود ناروے گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری مقصود احمد ورک ولد چوہدری خیر دین ناروے خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد احمد منیر ناروے

مسل نمبر ۲۹۰۲۰ میں محمد شریف ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۵/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) پلاٹ برقبہ ۲۳ مرلہ واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے (۳) نقد رقم ۵۰۰۰۰/- روپے۔ (۴) کار سیکنڈ ہینڈ مالیتی ۳۶۰۰۰/- روپے (۵) زرعی زمین ۱۵ کنال واقع چک نمبر ۳۰۰ ج ب گوجرہ مالیتی اندازاً ۱۰۰۰۰۰/- روپے۔ گھڑی مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰/- دینار ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف ۱۵/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر احمد وصیت نمبر ۲۶۲۶۸۔ پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ صدیق یوسف وصیت نمبر ۲۶۴۹۲۔

مسل نمبر ۲۹۰۲۱ میں ماجدہ صدیقہ زوجہ چوہدری مظفر احمد صاحب ظفر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصراحمد ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۴ تولہ مالیتی ۵۰ ہزار روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ماجدہ صدیقہ مکان نمبر ۱۱۲-۱۱۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری مظفر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۶۹۴۱ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۳۶۵۔ صدر مجلس موصیان ناصر آباد ربوہ۔

واقفینِ نو کے والدین اور سیکرٹریاں متوجہ ہوں

"والدین واقفین نو بچوں کی انفرادی فائلیں بنائیں۔ جس میں بچے کی پروگریس رپورٹ یعنی جب بچے سکولوں میں داخل ہوں۔ ان کے نتائج فائل میں لگائیں۔ اسی طرح مرکز سے خط وکتابت کا ریکارڈ بھی فائل میں رکھیں

یہ فائلیں سیکرٹری صاحب واقفین نو کے پاس ہوں۔ والدین اگر نقل مکانی کریں تو سیکرٹری صاحب سے فائلیں لے لیں اور جس جگہ منتقل ہوں وہاں کے سیکرٹری صاحب کو جمع کروائیں اور دفتر کو بھی تبدیلی ایڈریس کی اطلاع کریں"

وکالت وقفِ نو

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۸ اگست۔ گرمی اور حبس جاری ہے۔

○ الیکشن کمیشن نے سیاسی جماعتوں کی جانب سے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی روز کرانے کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے قطعی طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ قومی اسمبلیوں کے انتخابات ۶ اکتوبر کو اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ۹ اکتوبر کو ہونگے الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ اس مطالبے پر سیاسی پارٹیوں میں اتفاق رائے نہیں تھا۔ اس کے علاوہ الیکشن کمیشن نے یہ بھی اعلان کیا ہے انتخابی امیدوار اپنے اثاثوں کی تفصیلات لازمی طور پر ظاہر کریں گے۔ امیدواروں کے بیوی بچوں اور زیر کفالت افراد کے اثاثوں کے گوشوارے عام افراد کے معائنہ اور اعتراضات کی وصولی کے لئے رکھے جائیں گے۔ اس کے علاوہ الیکشن کمیشن نے انتخابی مہم کے دوران کپڑے کے بینر اور بورڈ اور پوسٹر لگانے پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ اس کے علاوہ تین مربع فٹ سے زائد کے بینر لگانے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ کی پابندی کی وجہ سے بے شمار لوگ ووٹ نہیں ڈال سکیں گے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شرط پیپلز پارٹی کو نقصان پہنچانے کے لئے عائد کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم الیکشن کا التوا نہیں چاہتے۔ التوا کے خلاف شور مچانے والے ہی آزادانہ منصفانہ انتخابات کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

○ امریکی سفیر نے نگران وزیر اعظم سے ملاقات کر کے بتا دیا ہے کہ پریسلر ترمیم کی وجہ سے ایف ۱۶ طیارے پاکستان کو نہیں مل سکتے۔ سفیر نے کہا کہ اگر پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام ختم کر دے تو ترمیم ختم کر دی جائے گی۔ نگران وزیر اعظم نے امریکی سفیر کو بتایا کہ پاکستان کسی یکطرفہ معاہدے پر عمل نہیں کر سکتا۔ امریکہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالے

○ پیپلز پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۹۰ء کا الیکشن جیتنے والے چٹھہ گروپ اور اے پی سی کے امیدواروں کو ایڈجسٹ کیا جائے گا یعنی ان کے مقابل پر پیپلز پارٹی کا امیدوار نہیں ہو گا۔ اس ضمن میں آئندہ چند روز میں معاہدہ طے پا جانے کا امکان ہے۔ خیال ہے کہ پیپلز پارٹی چٹھہ گروپ کے ۱۲ اراکین کے مقابلے میں اپنے امیدوار کھڑے نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ غلام مصطفیٰ جتوئی اور ان کے بیٹے کے خلاف بھی امیدوار کھڑے نہیں کئے جائیں گے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ نواز شریف کی پارٹی قومی اسمبلی کے انتخاب میں اپنے ہر امیدوار کو ایک ایک کروڑ روپیہ الیکشن لڑنے کے لئے دیگی۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام ۶ اکتوبر کو پاکستان توڑنے والی جماعت کا قلع قمع کر دیں گے انہوں نے کہا کہ سانحہ مشرقی پاکستان کے بعد ملک دشمنوں کا اصل چہرہ اب دوبارہ بے نقاب ہوا ہے۔

○ امریکہ نے بوسنیا کے سربوں کو وارننگ دی ہے کہ وہ دارالحکومت سراجیوو کے گرد محاصرہ تنگ کرنے سے باز رہے امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ نیٹو فوجی کارروائی کے لئے بالکل تیار ہے بوسنیائی سربوں کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

○ سابق وفاقی وزیر ارباب غلام رحیم اور مسلم لیگ نواز گروپ کے سابق ایم این اے عمر حیات پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میر مرتضیٰ بھٹو اکتوبر کے عام انتخابات میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کی وطن واپسی کے پروگرام کا علم نہیں ہے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خود انحصاری کے دعویداروں نے اتنا قرض لیا کہ معیشت یہ بوجھ نہ سہار سکے گی۔ انہوں نے مزدوروں سے ۳ ہزار روپے تنخواہ دینے کا وعدہ پورا نہ کیا اور خود ۱۲ سو کروڑ روپے بینکوں سے ہتھیا لئے۔

○ حاجی سیف اللہ کی طرف سے دائر کردہ سابق نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری اور ان کی کابینہ کے خلاف انتخابات میں حصہ لینے سے نااہل قرار دینے کا ریفرنس الیکشن کمیشن نے سماعت کے بعد خارج کر دیا ہے۔ یہ ریفرنس قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب نے الیکشن کمیشن کو بھجوایا تھا۔

○ ایران نے مطالبہ کیا ہے اسے ۱۰ ہزار افراد کا لشکر بوسنیا بھجوانے کی اجازت دی جائے۔

○ بتایا گیا ہے کہ بھارتی صوبہ راجستھان میں واقع اسرائیلی دہشت گرد ایجنسی موساد کے تربیت یافتہ "قاتل کمانڈوز" کی پہلی کھیپ اپنے مشن پر پاکستان بھیج دی گئی ہے۔ اس مشن کے سپرد کشمیریوں سمیت اہم پاکستانی رہنماؤں کو انتخابات سے قبل قتل کرنا ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ کسی سیاسی جماعت یا اتحاد کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہو سکے گی۔ منتخب لوگوں کی اکثریت انہی لوگوں پر مشتمل ہو گی جو گذشتہ تین حکومتوں میں شامل رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات میں بہت کم لوگ ووٹ ڈالنے آئیں گے۔ آج سیاسی جماعتیں اسٹیبلشمنٹ کی خوشنودی کے لئے کوشاں ہیں جو ہماری بدنصیبی کے علاوہ کچھ نہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں بھارتی فوج کے ایک لیفٹیننٹ سمیت ۲۲ فوجی مارے گئے۔

○ روسی پارلیمنٹ نے روس کے صدر مسٹر یلسن کا پرائیویٹائزیشن کا فرمان پھر معطل کر دیا ہے۔ یہ اقدام قانون ساز ادارے اور صدر کے درمیان جاری محاذ آرائی کے سلسلے کی تازہ کڑی ہے

○ جارجیا میں وزیر اعظم کے استعفیٰ کے بعد صدر ایڈورڈ شیورناڈزے نے بھی استعفیٰ دے دیا تاہم پارلیمنٹ نے صدر کا استعفیٰ نامنظور کر دیا اور ان سے اپنے عہدے پر قائم رہنے کی درخواست کر دی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات
پاکٹ ڈسپنسری
POCKET DISPENSARY
150 روپے میں پسند پر خریدیں
With Money Back Guarantee
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

پتہ

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُرامید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
بفضلہ تعالیٰ
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558
منڈی بہاؤ الدین میں ہر ماہ کی 8 تاریخ کو
218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 18
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں